اِنَّ الفضلَ بیدِ اللہِ یُؤتیہِ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | ۶ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۵۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۴-جولائی - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۱/۲ ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کو آج سر درد کی شکایت رہی - احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں :-

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف، چکر اور سر درد کے باعث علیل ہے - دعائے صحت کی جائے -

آج حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے - نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو نظارت تعلیم اور نظارت تالیف کا چارج دیدیا - اور خود سیرۃ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم ایسے اہم کام کی تکمیل میں مصروف ہو گئے ہیں - یہ تبدیلی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے عمل میں آئی ہے :-

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم - اے - ناظر اعلےٰ مری سے واپس تشریف لے آئے ہیں :-

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی - کہ جناب صوفی عبد القدیر صاحب نیاز بی - اے - مجاہد جاپان جاپان سے قادیان روانہ ہو چکے ہیں - اور سنگھا پور سے بھی ان کا جہاز ۲۷-جون کو روانہ ہو چکا ہے - اسی طرح چوہدری حاجی محمد خان صاحب ایاز بی - اے - ایل - ایل - بی مجاہد ہنگری و زیکوسلوویکیا ۸-جولائی کو مارسیلز سے سلیشیا نامی جہاز سے روانہ ہو کر ۲۲-جولائی کو بمبئی پہنچیں گے - ریلوے کا پروگرام ہر دو صاحبان کا بعد میں شائع کیا جائے گا -

گزشتہ شب میاں نبی بخش صاحب ساکنہ بٹالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے - بعمر ۱۱۱ سال وفات پا گئے ہیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اتحاد و اتفاق سے رہو اور ہمیشہ اپنے جذبات پر قابو رکھو

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں - کہ تم باہم اتفاق رکھو - اور اجتماع کرو - خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی - کہ تم وجود واحد رکھو - ورنہ ہوا نکل جائے گی - نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جُڑ کر کھڑا ہونے کا حکم اسی لئے ہے - کہ باہم اتحاد ہو - برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی - اگر اختلاف ہو - اور اتحاد نہ ہو - تو پھر بے نصیب رہو گے - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - کہ آپس میں محبت کرو - اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دُعا کرو - اگر ایک شخص غائبانہ دُعا کرے - تو فرشتہ کہتا ہے - کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو - کیسی اعلےٰ درجہ کی بات ہے - اگر انسان کی دُعا منظور نہ ہو - تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے - میں نصیحت کرتا ہوں - اور کہنا چاہتا ہوں - کہ آپس میں اختلاف نہ ہو - میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں - اول خدا کی توحید اختیار کرو - دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو - وہ نمونہ دکھاؤ - کہ غیروں کے لئے کرامت ہو - یہی دلیل تھی - جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی - کنتم اعداء فالف بین قلوبکم یاد رکھو - کہ تالیف ایک اعجاز ہے - یاد رکھو جب تک تم میں سے ہر ایک ایسا نہ ہو - کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے - وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے - وہ مصیبت اور بلا میں ہے - اس کا انجام اچھا نہیں - میں ایک کتاب بنانے والا ہوں - اس میں ایسے تمام لوگ الگ کر دیئے جائیں گے - جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے - چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے - مثلاً ایک شخص کہتا ہے - کہ کسی بازیگر نے دس گز کی چھلانگ ماری ہے - دوسرا اس پر بحث کرنے بیٹھتا ہے - اور اس طرح پر کینہ کا وجود پیدا ہو جاتا ہے - یاد رکھو - بغض کا جُدا ہونا مہدی کی علامت ہے - اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی - وہ ضرور ہوگی - تم کیوں صبر نہیں کرتے جیسے طبی مسئلہ ہے - کہ جب تک بعض امراض کی قلع قمع نہ کیا جائے - مرض دفعہ نہیں ہوتا میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی - باہمی عداوت کا سبب کیا ہے - بخل ہے - رعونت ہے - خود پسندی ہے - اور جذبات ہیں - میں نے بتلایا ہے - کہ میں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا - اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا - جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے - اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے - جو ایسے ہیں - وہ یاد رکھیں - کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں - جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں - میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا - ایسا شخص جو میری جماعت

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

ڈاک خانہ یا بنک کے سود کے متعلق
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد

ڈاک خانہ یا بنکوں میں روپیہ جمع کرانے کے عوض میں جو سود ملتا ہے۔ اس کی حرمت کے متعلق احباب کو بذریعہ اخبار الفضل وقتاً فوقتاً توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ کہ ایسے سود کو ذاتی تصرف میں لانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتوے کے مطابق حرام ہے۔ البتہ ایسا روپیہ اشاعت اسلام میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنکوں وغیرہ کے سود کے متعلق استفسار پر فرمایا۔

"ہمارا مذہب یہ ہے کہ سود کا روپیہ بالکل حرام ہے۔ کہ کوئی شخص اسے اپنے نفس پر خرچ کرے۔ اور کسی قسم کے ذاتی مصارف میں خرچ کرے۔ یا اپنے بال بچوں کو دے۔ یا کسی فقیر مسکین کو دے۔ یا کسی ہمسایہ کو دے یا مسافر کو دے رب حرام ہے۔ سود کا لینا اور خرچ کرنا سب گناہ ہے۔ لیکن ایک بات جس پر خدا تعالےٰ نے ہمارے دل کو قائم کر دیا ہے۔ اور وہ صحیح ہے کہ ... اگر اس قسم کا روپیہ اشاعت اسلام کے واسطے تالیف کتب میں صرف کیا جائے۔ تو یہ جائز ہے ....
یہ ایک استثناء ہے .... یہ اجازت مختصر المقام اور مختصر الزمان ہے۔ یہ نہیں کہ ہمیشہ کے واسطے اس پر عمل کیا جائے۔ جب اسلام کی نازک حالت نہ رہے۔ تو پھر اس ضرورت کے واسطے بھی سود لینا ویسا ہی حرام ہے۔ کیونکہ دراصل سود کا عام حکم حرمت ہے۔" (فتاوےٰ حضرت مسیح الموعود جلد ۲ ص ۵ تا ۸)

حضور کے اس صریح فتوے کی موجودگی میں چاہیئے تو یہ کہ احباب جماعت کی طرف سے بنکوں کے سود کا روپیہ پہلے کی نسبت اشاعت اسلام کی مد میں زیادہ داخل خزانہ ہوتا لیکن عملاً گذشتہ کئی سالوں سے باوجود جماعت کی مسلسل ترقی کے اس مد میں کمی ہو رہی ہے۔ چونکہ سلسلہ میں بفضل خدا نئے نئے لوگ داخل ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ احباب ناواقفی اور لاعلمی کی بناء پر سودی رقم کو بجائے مرکز میں اشاعت اسلام کی مد میں داخل کرانے کے دوسری جگہ خرچ کر دیتے ہوں۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کے منشاء کے صریح خلاف ہے۔ اس لئے اس بات کا اندازہ کرنے کے لئے کہ کن کن احباب کا روپیہ ڈاک خانہ یا دیگر بنکوں میں جمع کرایا ہوا ہے۔ اور انہیں اس سود کی کس قدر سالانہ آمد ہوتی ہے۔ اور کس جگہ خرچ کی جاتی ہے۔ یہ مناسب خیال کیا گیا ہے۔ کہ تمام بڑی اور شہری جماعتوں کے ایسے احباب کی فہرستیں طلب کی جائیں۔ لہٰذا عہدہ داران جماعت ہائے مقامی سے درخواست ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے ایسے لوگوں کی فہرستیں تیار کر کے بھجوائیں جنکا کچھ نہ کچھ روپیہ ڈاکخانہ یا بنک میں جمع ہو۔ نیز یہ بھی دریافت کر کے نوٹ دیدیا جائے۔ کہ وہ حاصل شدہ سودی رقم کو اس سے قبل کس مصرف میں لاتے ہیں۔ فہرست ہائے مطلوبہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا میں۔ ناظر بیت المال

اخبار احمدیہ

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سیالکوٹ میں

مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کو لاہور سے تا اطلاع ثانی سیالکوٹ شہر میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

عہدہ داروں کا تقرر

(۱) ماسٹر عبدالعزیز صاحب کو جماعت احمدیہ نوشہرہ ضلع سیالکوٹ کے لئے امین مقرر کیا جاتا ہے (۲) آئندہ سہ سالہ انتخاب کے سلسلہ میں منشی محمد طفیل صاحب کو جماعت احمدیہ سیل چک ضلع گورداسپور کے لئے سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

قابل تعریف کامیابی

میرے چھوٹے بھائی سید ممتاز احمد شاہ نے پنجاب ویٹرنری کالج لاہور کے فرسٹ کوارٹر امتحان میں اول رہ کر بیس روپے ماہوار کا وظیفہ حاصل کیا تھا۔ مگر اب سالانہ امتحان میں اول رہ کر تیس روپے کا وظیفہ حاصل کیا ہے۔ اب ان کا ارادہ لنڈن میں ڈیٹرنری کی اعلےٰ تعلیم کے واسطے جانے کا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ان کے ارادوں میں برکت دے۔ سید مسعود احمد بخاری اے۔ جی۔ سی آر آفس نئی دہلی

قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ تیرڈبی نے اپنے ایک جلسہ میں حافظ بشیر احمد صاحب مرحوم کے اس نوعمری میں فوت ہونے پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ خاکسار محمد اکرم خان غوری پریذیڈنٹ مجلس خدام الاحمدیہ تیرڈبی
(۲) انجمن احمدیہ دانا کیمپ وزیرستان کا ایک غیر معمولی جلسہ حال میں منعقد ہوا۔ اور متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

(۱) یہ انجمن خان بہادر محمد علی خان صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی ورئیس کوہاٹ کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی جذبات غم کا اظہار کرتے ہوئے خان صاحب بہادر کی وفات کو ایک قومی صدمہ تصور کرتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دست بدعا ہے کہ وہ جلد تر اس کمی کو پورا کرے۔ اور خان بہادر صاحب موصوف کے درجات بلند کرے۔ آمین۔ (۲) یہ انجمن خان بہادر صاحب موصوف کے خاندان سے اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (۳) پاس ہوا کہ ان ریزولیوشنز کی نقول ظہور احمد خان صاحب ابن خان بہادر محمد علی خان صاحب مرحوم و اخبار الفضل کو بھجوائی جائیں۔ خاکسار میر امان اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ دانا کیمپ

درخواست ہائے دعا

فتح محمد صاحب شرما کراچی اپنے مقدمہ میں کامیابی کے لئے جس کی تاریخ ۲۵ جولائی ہے۔ ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب لاہور جو آجکل ولائت میں امتحان دے رہے ہیں اپنی کامیابی کے لئے۔ غلام رسول صاحب بلاس پور جن کا ایک بھیپھڑا زخم خوردہ ہو گیا ہے اپنی صحت کے لئے محمود احمد صاحب شیخوپوری کے بھائی عبدالحق صاحب ملازمت میں مستقل ہونے کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اعلانات نکاح

(۱) مبارک احمد صاحب پسر ملک سلطان علی صاحب ذیلدار سکنہ کھوکھر ضلع گجرات کا نکاح مسماۃ نور بیگم دختر چوہدری کرم الٰہی صاحب مرحوم نمبردار سکنہ کرم پورہ ضلع شیخوپورہ سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲ جولائی بعد نماز ظہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے مبارک کرے۔ خاکسار سلطان علی ذیلدار (۲) ۲۶ جون بعد نماز عصر میری لڑکی ممتاز اختر کا نکاح بعوض مبلغ ۸۰۰ روپیہ مہر چوہدری محمد اسلم ولد خان محمد فاضل صاحب ساکن لاہور سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ... خاکسار محمد اسمٰعیل منشی فاضل ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

مسودۂ قانون اوقافِ اسلامی پنجاب

مسلمانوں کی اندرونی کشمکش میں اضافہ کا شدید خطرہ

میر مقبول محمود صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے حال میں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک مسودۂ قانون اوقاف اسلامی پنجاب پیش کیا ہے۔ جو استصواب رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا گیا ہے اور ہمارے پاس بھی اظہار رائے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ پنجاب میں بعض ایسے اسلامی اوقاف ہیں۔ جن کا انتظام بہتر بنانے کے لئے۔ اوقاف کے تحفظ کے لئے اور ان سے متعلق بعض تنازعات کے تصفیہ کے لئے کوئی "بندوبست" ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس وقت جو مسودہ ہمارے پیش نظر ہے۔ اس کی مختلف شقوں پر نظر کرتے ہوئے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ نہ صرف اصل درد کا درماں نہیں ہے۔ بلکہ اس کی وجہ سے اور ایسی الجھنوں کے رونما ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ جو بے حد نقصان رساں اور تکلیف دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

اس مسودۂ قانون کو پیش کرنے کی فوری ضرورت خصیہ مسجد شہید گنج کی مرہون منت ہے۔ اور اس کی بنیاد بہت حد تک گوردوارہ ایکٹ پر رکھی گئی ہے۔ اس طرح جہاں مسودہ مرتب کرنے والے کے لئے ایک گونہ آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ وہاں اس کے اثرات اور نتائج کے متعلق اندازہ لگانے والوں کو بھی بہت سہولت حاصل ہو گئی ہے۔ اور بآسانی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ مسودہ قانون کی صورت اختیار کرنے کے بعد متعلقہ لوگوں کے لئے کیسا ثابت ہو سکتا ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ گوردوارہ ایکٹ سکھوں کو اپنے مذہبی اوقاف کے بہتر انتظام اور بہتر تحفظ کے متعلق مطمئن کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ سکھ اخبار اس کے خلاف آئے دن لکھتے رہتے ہیں۔ گوردواروں کی آمد کو بے جا تصرف میں لانے کے مقدمات عدالتوں میں دائر ہوئے اور بعض لوگوں پر بڑی بڑی رقمیں ڈالی بھی جا چکی ہیں۔ غرض سکھوں کا ایک کثیر حصہ ایسا ہے۔ جو سابقہ انتظام کی نسبت موجودہ انتظام کو بہتر خیال نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے خلاف زیادہ زور کے ساتھ آواز اٹھاتا رہتا۔ اور علی الاعلان کہتا ہے۔ کہ گوردوارہ ایکٹ نے ان کے اندرونی معاملات کو نہایت نازک اور بہت زیادہ تکلیف دہ بنا دیا ہے

پس جبکہ اس قسم کا ایکٹ سکھوں کو مطمئن نہیں کر سکا۔ جن کا نظام عام مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ پختہ ہے۔ جن میں مسلمانوں کی نسبت بہت زیادہ اتحاد پایا جاتا ہے۔ اور جن میں مسلمانوں کی نسبت بہت زیادہ قربانی اور ایثار کی روح موجود ہے۔ اور وہ نالاں ہیں۔ کہ اس ایکٹ کی وجہ سے۔ ان کی اندرونی کشمکش بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ تو انہی بنیادوں پر قائم ہونے والا ایکٹ مسلمانوں کے لئے کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔ جن کی پراگندگی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ ان حالات میں ہمیں سخت اندیشہ ہے۔ کہ یہ ایکٹ تعمیری ثابت ہونے کی بجائے تخریبی نہ ثابت ہو جائے۔

ہمیں مسودہ مرتب کرنے اور اس کی تائید میں آواز اٹھانے والوں کی نیت کے متعلق کسی قسم کا شبہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن اگر ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں۔ جو خود غرض لوگوں کے لئے آلہ کے طور پر استعمال ہو سکیں تو یہ امید رکھنا طبعی نتائج کے منافی ہوگا۔ کہ ان سے نقصان کی بجائے نفع حاصل ہو سکے گا۔

پس ایسی صورت میں جبکہ مسلمانوں کی آپس میں کشمکش کی کوئی حد نہیں۔ ان کے اندرونی اختلافات انتہا کو پہونچے ہوئے ہیں۔ اوقاف کے نگران۔ چونکہ ایسے لوگ مقرر ہو سکتے ہیں۔ جو کہ ان اوقاف کے مقاصد کے شدید مخالف ہوں۔ اور وہ ان اوقاف کو ناکام بنانا مذہبی اعتبار سے اپنے لئے نہایت مستحسن فعل خیال کرتے ہوں۔ اس لئے اوقاف کے منتظمین کو ان پر کیا اعتماد ہو سکتا ہے۔ اور ایسے لوگ کیونکر یہ امید رکھ سکتے ہیں۔ کہ مختلف العقائد لوگ مختلف الاغراض کے اوقاف کے متعلق صحیح طریق عمل اختیار کر سکیں گے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ایسے لوگ جب۔ ان اوقاف کے انتظام میں دخل دیں گے۔ جن کی اغراض سے مذہبی طور پر انہیں شدید اختلاف ہوگا۔ تو مقابلہ کی صورت پیدا ہو جائیگی۔ اور اس کا اثر یقیناً ملک کے امن پر پڑے گا۔

پس مسلمانوں کے اوقاف کے انتظام کو بہتر بنانے کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے ہم دیانت داری کے ساتھ یہ کہدینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جو مسودۂ قانون اس غرض سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کا مفید ہونا تو موہوم ہے۔ لیکن نقصان رساں ہونا بالکل ظاہر۔ اور ضرورت ہے۔ کہ مسلمان متفقہ طور پر اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور حکومت پر واضح کر دیں۔ کہ اس قسم کا کوئی قانون وہ منظور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جو ان کے لئے جنگ وجدال اور لڑائی جھگڑے کا ایک نیا میدان تیار کر دے۔

ریاست میسور کا ایک نہایت منصفانہ قانون

ریاست میسور اگرچہ ہندو ریاست ہے۔ لیکن اپنے حسن انتظام اور معدلت گستری کی وجہ سے بہت عمدہ شہرت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کا قدم ترقی کی طرف بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ حال میں اس نے ایک قانون جاری کر کے اپنی روشن خیالی کا تازہ ثبوت پیش کیا ہے۔ یعنی تبدیلیٔ مذہب کی تمام پابندیوں کو دور کر دیا ہے۔ اس وقت تک۔ دیگر ہندو ریاستوں کی طرح وہاں بھی یہ پابندی عائد تھی۔ کہ اگر کوئی ہندو اپنا مذہب تبدیل کرتا۔ تو اسے پدری جائداد سے محروم ہونا پڑتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔ یعنی تبدیلی مذہب جدی ترکہ سے محرومی کا باعث نہ بنے گی۔ یہ آزادی یکساں طور پر ہر مذہب کے لوگوں کو دی گئی ہے۔

ہم مہاراجہ بہادر میسور۔ اور ان کے قابل وزیر اعظم کی خدمت میں اس منصفانہ قانون کے اجراء پر تہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ کاش دیگر ہندو ریاستیں بھی اس مثال کی تقلید کریں۔ اور اپنی رعایا کو کم از کم اتنی آزادی تو دیں۔ کہ اس کا ہر فرد جس مذہب میں اپنے لئے قلبی تسکین پائے اسے آسانی سے اختیار کر سکے۔

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد سلمہ اللہ مولوی فاضل بی۔ اے کی مصر کو روانگی

کھیلوں کو زیادہ مفید اور دلچسپ بناؤ

ریلیونگ پریذیڈنٹ صاحب نے جو ایڈریس پڑھا ہے۔ اسے سنکر مجھے خیال آیا ہے۔ کہ شاید وہ پروگرام جو میاں مبارک احمد کے لئے میں نے بنایا منسوخ ہوگیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی لمبے عرصہ کے لئے وہ باہر نہیں جا رہے۔ بلکہ انشاء اللہ اکتوبر ۱۹۳۹ء کے آخر تک واپس آجائیں گے۔

ان کو مصر بھیجنے کی غرض یہ ہے کہ عربی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ چونکہ انگریزی تعلیم میں لگ گئے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اب بھی عربی کا میلان تازہ ہو جائے میاں ناصر احمد بھی جو اپنی عربی کی تعلیم کے بعد انگریزی تعلیم کی تکمیل کے لئے انگلستان گئے تھے واپس آرہے ہیں۔ اور وہ بھی عربی کے ساتھ دوبارہ مس پیدا کرنے کے لئے مصر میں ٹھہریں گے۔ اور میاں مبارک احمد بھی وہاں جا رہے ہیں۔ دونوں بھائی وہاں آپس میں بھی عربی میں بات چیت کریں گے۔ وہاں کے علمی مذاق کے لوگوں سے بھی ملیں گے۔ لائبریریوں کو دیکھنے کا موقعہ بھی ان کو ملے گا۔ اور اس طرح زبان عربی کے ساتھ مس اور ذوق پھر تازہ ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ مصر میں کاٹن انڈسٹری کے ماہر بھی موجود ہیں۔ اور وہاں کپاس خاص طور پر کاشت کی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس کا بھی مطالعہ کریں

ایڈریس میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ "کلب کی عام حالت ابھی اس امر کی مقتضی تھی۔ کہ آپ سا غیر معمولی طور پر زمین مدبر اور رفیق کار ہم میں موجود رہتا۔" مگر یہ عرصہ جس کے لئے وہ جا رہے ہیں اس قدر قلیل ہے کہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ یہ جدائی کلب کے لئے کسی نقصان کا موجب ہوسکے۔ اس جدائی پر جن جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وقفہ کے لحاظ سے ان کی ضرورت نہیں۔ ہاں فاصلہ کے لحاظ سے یہ احساس درست سمجھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ فاصلہ بھی انسان کے جذبات میں بہت کچھ انگیخت کرتا ہے۔ ایک لڑکا قادیان میں صبح سے لے کر شام تک گھر سے باہر کام کرتا ہے۔ تو اس کی ماں کو خیال بھی نہ آئے گا۔ لیکن اگر وہ بٹالہ چلا جائے۔ تو خواہ دوپہر کو ہی واپس آجانا ہو۔ ماں کو اس کے جانے کا احساس ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی کا لڑکا کسی قریبی گاؤں میں دس پندرہ روز رہے۔ تو اسے زیادہ احساس نہ ہوگا۔ لیکن اگر وہ اتنے ہی دنوں کے لئے مدراس چلا جائے۔ تو اس جدائی کو ماں بہت زیادہ محسوس کرے گی۔ پس فاصلہ کا بُعد بھی انسان کے جذبات میں انگیخت کرتا ہے۔ اور چونکہ میاں مبارک احمد ایک غیر ملک میں جا رہے ہیں۔ اس لئے اسے مدنظر رکھتے ہوئے ان جذبات کو درست کہا جاسکتا ہے۔ ورنہ اگر وقت کو مدنظر رکھا جائے۔ تو یہ اس سے کم عرصہ ہے۔ جتنا وہ سندھ رہ آئے ہیں۔

میں نے اس دعوت کے منتظمین سے وعدہ لیا تھا۔ کہ وہ میرا زیادہ وقت نہیں لیں گے۔ اس لئے میں سپورٹس کلب کے قیام یا اس کے اغراض کے متعلق اس وقت میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ صرف اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ان کھیلوں کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ جو آئندہ زندگی میں مفید ثابت ہوں مثلاً دوڑنا بوجھ اٹھانا تیرنے کی مشق نشانہ بازی کی قابلیت۔ گھوڑے کی سواری۔ یہ وہ کھیلیں ہیں جو آئندہ زندگی میں کام آسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ آنکھوں کی حس کی تیزی۔ کانوں کی حس کی تیزی۔ زبان کی حس کی تیزی سونگھنے کی حس کی تیزی۔ اور لمس کی حس کی تیزی کی بھی مشق کرنی چاہیئے۔ یہ آئندہ زندگی میں بہت کام آنے والی چیزیں ہیں۔ پھر ان میں مقابلہ کے وقت تیزی کے ساتھ صحت۔ کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے مثلاً کان کی حس کی تیزی اس طرح دیکھی جائے۔ کہ دور سے سننے اور پھر آواز میں امتیاز کرنے کی اہلیت ہو۔ دور سے دیکھنا اور پھر رنگ میں تمیز کرنا ریلوے میں ملازم رکھنے کے وقت صرف یہی نہیں دیکھا جاتا۔ کہ نظر دور سے دیکھنے کے لحاظ سے درست ہے۔ بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ دور سے دیکھنے کے ساتھ رنگوں میں بھی تمیز کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ پھر سونگھنے کی مشق یہ ہے کہ دور سے سونگھنا اور خوشبو میں امتیاز کرنا اسی طرح زبان سے ذائقہ کی شدت یا کمی کو محسوس کرنا اور پھر اس میں امتیاز کرنا۔ یہ سب علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ جو آئندہ زندگی میں بہت مفید ہوسکتی ہیں۔ صرف تیزی کی مشق کافی نہیں۔ بلکہ اسکے ساتھ امتیاز کی مشق بھی ضروری ہے پس اگر ہماری کھیلوں کی کلبیں ایسی کھیلوں کا انتظام کریں۔ اور مقابلے کرائیں۔ تو آئندہ زندگی میں ہر شخص کو اس کے پیشہ میں بھی اور زندگی کے عام کاموں میں بھی اس سے ٹھوس مدد مل سکتی ہے۔ بعض لوگ کھوجی ہوتے ہیں۔ جن کی حس بہت تیز ہوتی ہے۔ اب تو ایسے آدمی نکل آتے ہیں۔ مگر پہلے مسلمانوں میں ایسے لوگ تھے۔ جو صرف مٹی کو سونگھ کر بتا دیتے تھے۔ کہ زمین کے نیچے کوئلہ ہے۔ یا لوہا یا تانبا یا پیتل ہے۔ اور صرف مٹی کو سونگھ کر پتہ لگا لیتے تھے۔ کہ زمین کے نیچے کونسی کان ہے۔

ان مشقوں میں اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔ مگر میں اس وقت مضمون کو لمبا کرنا نہیں چاہتا۔ صرف اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ کہ کھیلوں کو وسیع کرو۔ اور ان کو زیادہ مفید اور دلچسپ بناؤ۔ اگر کوئی ایسی باتوں کی مشق کرے۔ تو دوسرے اسے معجزہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

امریکہ کا ایک شخص ہتھکنڈے دکھانے والا بہت مشہور ہے۔ اسے لوگ پانی میں ڈبو دیتے تھے۔ مگر وہ پھر نکل آتا تھا۔ اور اس کی وجہ صرف اس کی مشق تھی۔ لیکن لوگ معجزہ سمجھتے تھے پس ان چیزوں کی اگر مشق کی جائے۔ تو بہت زیادہ مفید نتائج نکل سکتے ہیں۔

مصلح موعود کی الہامی تعیین

از ملک عبدالرحمن صاحب خادم - بی - اے - ایل - ایل بی پلیڈر گجرات

پچھلے حصہ مضمون میں اس پیشگوئی کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات - اور حضور کی اپنی تشریحات سے بالوضاحت کی جا چکی ہے - اب ہم یہ دیکھتے ہیں - کہ کیا کسی شخص کے مصلح موعود ہونے کے متعلق الہامی تعیین موجود ہے - اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات آپ حضرات کے سامنے پیش کئے جا چکے ہیں - تاہم ترتیب مضمون کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سوال کے ضمن میں بھی الہامی تعیین کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے - خصوصاً اس وجہ سے بھی کہ مولوی محمد علی صاحب ایم - اے نے اپنے رسالہ المصلح الموعود میں زیادہ تر اسی پر زور دیا ہے - سو واضح ہو - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں حضرت امیرالمومنین سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مصلح موعود ہونے کی تعیین موجود ہے - چنانچہ اس کے لئے بعض دلائل پیش کرتا ہوں:-

دلیل اوّل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

الف:- اسی خیال اور انتظار میں "سراج منیر" کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی - تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے - تب اس کا مفصل و مبسوط حال لکھا جائے"

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ص ۲)

ب:- مگر (بشیر اوّل کی - خادم) پیدائش کے بعد کوئی ایسا الہام نہیں ہوا - کہ یہی مصلح موعود - اور عمر پانے والا ہے - اور اسی تشفیہ اور تفتیش [illegible] کی غرض سے سراج منیر" کے چھاپنے میں توقف در توقف ہوتے گئے"

(مکتوب ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفہ اوّل رض)

ان ہر دو عبارات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بصراحت فرمایا ہے - کہ ہم نے رسالہ "سراج منیر" کی اشاعت کو محض اس لئے روک رکھا ہے - کہ جب "مصلح موعود" کی تعیین الہام الٰہی سے ہو جائے گی - تو اس رسالہ کو شائع کیا جائے گا - یہاں پر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے - کہ مصلح موعود کے متعلق الہامی تعیین کا رسالہ "سراج منیر" کے ساتھ کیا لزوم ہے؟ کیا یہ ممکن نہ تھا - کہ الہامی تعیین کے اندراج کے بغیر رسالہ "سراج منیر" شائع کر دیا جاتا - پھر جب کبھی خدا تعالےٰ کی طرف سے انکشاف ہوتا - تو اس کی اشاعت کسی اور رنگ میں بذریعہ اشتہار کر دی جاتی؟ تو اس کا جواب یہ ہے - کہ "مصلح موعود" کی نسبت الہامی تعیین اور مکمل تفصیل کے بغیر رسالہ سراج منیر" کا شائع ہونا ممکن نہیں تھا - کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اشتہار رسالہ "سراج منیر" کا ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء کو دیا تھا - اور جس میں مصلح موعود کی پیشگوئی ہے - اس میں حضورؑ نے وعدہ فرمایا تھا - کہ رسالہ "سراج منیر" میں مصلح موعود کی پیشگوئی بالتفصیل لکھی جائے گی - چنانچہ اشتہار ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء کا عنوان ہی یہ ہے:-

"رسالہ سراج منیر مشتمل بر نشانہائے ربّ نذیر"

گویا اشتہار ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء کیا ہے؟ وہ دراصل رسالہ "سراج منیر" کا اشتہار ہے - اور اس میں [illegible] پیشگوئیاں دراصل اس رسالہ کا نمونہ ہیں - چنانچہ حضور اشتہار ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء میں فرماتے ہیں:-

"ان ہر سہ پیشگوئیوں میں سے جو انشاء اللہ رسالہ (سراج منیر - خادم) میں بہ بسط تمام درج ہوں گی - یہ پیشگوئی جو خود اس احقر سے متعلق ہے - آج ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء میں جو مطابق ۱۵ - جمادی الاوّل ہے - برعایت ایجاز و اختصار کلمات الٰہیہ نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہے - اور **مفصل رسالہ میں مندرج ہوگی**"

(اس کے آگے مصلح موعود کی پیشگوئی شروع ہوتی ہے - خادم)

گویا حضورؑ نے مصلح موعود کی پیشگوئی کی "پہلی قسط" برعایت "ایجاز و اختصار" اشتہار ۲۰ - فروری ۱۸۸۶ء میں درج فرماتے وقت وعدہ فرمایا تھا - کہ اس پیشگوئی کو "بہ بسط تمام" "مفصل" طور پر رسالہ "سراج منیر" میں درج فرمائیں گے - اب اگر حضور رسالہ سراج منیر کو بغیر اس موعودہ تفصیل کے شائع فرما دیتے تو اس سے یقیناً وعدہ خلافی لازم آتی - یہی وجہ ہے - کہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "سراج منیر" کا مندرجہ بالا اشتہار تو فروری ۱۸۸۶ء میں دیا - لیکن رسالہ مذکور کو شائع فروری ۱۸۹۷ء میں گویا گیارہ سال کے بعد کیا - یہ گیارہ سالہ توقف جو رسالہ کی اشاعت میں ہوا - اس کا باعث حضورؑ نے یہ تحریر فرمایا ہے:-

"اسی خیال اور انتظار میں سراج منیر" کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی - تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے - تب اس کا "مفصل" اور "مبسوط" حال لکھا جائے"

اب دیکھ لیجئے اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "مفصل" اور "مبسوط" کے انہی الفاظ کو دوہرایا ہے - جو حضور نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار [illegible] وقت استعمال فرمائے تھے:-

ان ہر سہ حوالجات سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا - کہ:-

(۱) رسالہ "سراج منیر" شائع اسی وقت ہوگا - جب مصلح موعود کی حقیقت "الہامی طور پر" کھل جائے گی -

(۲) رسالہ "سراج منیر" میں وہ الہامی تعیین درج کی جائے گی:-

اب ہم دیکھتے ہیں - کہ رسالہ "سراج منیر" میں "مصلح موعود" کے متعلق کیا درج ہے:-

الف - رسالہ مذکور کے صفحہ ۳۱ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے **محمود** کی پیدائش کی نسبت کی تھی - کہ وہ اب پیدا ہوگا - اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا - اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے - جو اب تک موجود ہیں - اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے - چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا - اور اب نویں سال میں ہے"

ب:- بعض جاہل بعض جہالت سے یہ شبہ پیش کرتے ہیں - کہ جب پہلے لڑکے کا اشتہار دیا - اس وقت لڑکی کیوں پیدا ہوئی - مگر وہ خوب جانتے ہیں کہ اس اعتراض میں وہ سراسر خیانت کر رہے ہیں - اگر وہ سچے ہیں - تو ہمیں دکھلائیں - کہ پہلے اشتہار میں یہ لکھا تھا - کہ پہلے ہی حمل میں بلا واسطہ لڑکا پیدا ہو جائے گا - اور اگر پیدا ہونے کے لئے کوئی وقت اس اشتہار میں بتلایا نہیں گیا - تو کیا خدا کا اختیار نہیں تھا - کہ جس وقت چاہتا ہے - اپنے وعدہ کو پورا کرتا - ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا - سو **محمود پیدا ہو گیا** - کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے - خدا کا خوف ہے - تو [illegible] ہے - [illegible]"

(سراج منیر صفحہ ۳۱)

سراج منیر کی ان ہر دو عبارات میں حضرت امیر المومنین سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ کو سبز اشتہار کی پیشگوئی کا صریح لفظوں میں مصداق قرار دیا گیا ہے۔ جس سے کسی شدید سے شدید اور غالی پیغامی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ خود مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو بھی مجبوراً اپنے رسالہ "المصلح الموعود" میں یہ اقرار کرنا پڑا ہے۔ کہ

"میاں محمود احمد صاحب کی پیدائش کو آپ نے دہم جولائی کے اشتہار والی پیشگوئی اور سبز اشتہار کے مطابق قرار دیا ہے۔" (رسالہ المصلح الموعود صفحہ ۱۳)

"حضرت صاحب کا اجتہاد صرف اس قدر ہے۔ کہ سبز اشتہار والی پیشگوئی کا مصداق (جو دہم جولائی ۱۸۸۸ء والی پیشگوئی کا اعادہ ہے) میاں محمود صاحب ہیں۔ اور اجتہاد حجت نہیں۔" (رسالہ المصلح الموعود مصنفہ مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۲۳)

محترم حضرات! اس عبارت میں جس بھونڈے طریق سے "اقبال جرم" کیا گیا ہے۔ اس پر بحث کرنے کا یہ وقت نہیں۔ بہرحال اتنا ثابت ہے کہ سراج منیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو سبز اشتہار والی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ اب ذرا سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں صاف الفاظ میں لکھا ہے۔

"پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"

نیز سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں:۔ "دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔"

غرضکہ روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ سراج منیر صفحہ ۳۵ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو مصلح موعود قرار دیا گیا ہے۔ باقی رہا مولوی محمد علی صاحب کا اس کو حضرت صاحب کا اجتہاد قرار دے کر ناواقف لوگوں کو دھوکہ دینا اس کے جواب میں حضرت اقدس کی یہ تحریر دوبارہ پیش کر دینا ہی کافی ہے کہ:۔ "اسی خیال اور انتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی۔ تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے۔ تب اس کا مفصل اور مبسوط حال لکھا جائے۔" (سبز اشتہار صفحہ ۴)

کیا اس وعدہ کے بعد سراج منیر کے شائع ہونے اور اس میں مصلح موعود کی تعیین درج ہونے کو کوئی غیر متعصب شخص دیانتداری سے "حضرت صاحب کا اجتہاد" قرار دے سکتا ہے؟

دلیل دوم

مصلح موعود کے متعلق اصل الہام جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ہے اسی میں مصلح موعود کی تعیین موجود ہے چنانچہ بشیر اول کی پیدائش کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اس کے ساتھ فضل (مصلح موعود) ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا" اس الہام میں صریح لفظوں میں بتایا گیا ہے کہ بشیر اول کے بعد حضرت صاحب کے گھر میں بلافصل پیدا ہونے والا لڑکا ہی مصلح موعود ہے۔ چنانچہ بشیر اول کے بعد سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پیدا ہوتے ہیں۔ پس یہ یقینی اور قطعی الہامی تعیین ہے۔ جس سے کوئی انصاف پسند شخص انکار نہیں کر سکتا۔

دلیل سوم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اب ہم فائدہ عام کے لئے یہ بھی لکھنا مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ بشیر احمد کی موت ناگہانی طور پر نہیں ہوئی۔ بلکہ اللہ جلشانہ نے اس کی وفات سے پہلے اس عاجز کو اپنے الہامات کے ذریعہ پوری پوری بصیرت بخش رکھی تھی۔ کہ یہ لڑکا اپنا کام کر چکا ہے۔ اور اب فوت ہو جائے گا۔ بلکہ جو الہامات اس پسر متوفی کی پیدائش کے دن میں ہوئے تھے۔ ان سے بھی اجمالی طور پر اس کی وفات کی نسبت بو آتی تھی۔ اور مترشح ہوتا تھا۔ کہ وہ خلق اللہ کے لئے ایک ابتلاء عظیم کا موجب ہو گا۔ جیسا کہ یہ الہام انا ارسلناہ شاھداً ومبشراً ونذیراً کصیب من السماء فیہ ظلمات ورعد وبرق کل شیء تحت قدمیہ یعنے ہم نے اس بچے کو شاہد اور مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا ہے اور یہ اس بڑے مینہ کی مانند ہے۔ جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں۔ اور رعد اور برق بھی ہو۔ یہ سب چیزیں اس کے دونوں قدموں کے نیچے ہیں یعنے اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو اس کی موت سے مراد ہے ظہور میں آ جائیں گی۔ سو تاریکیوں سے مراد آزمائش اور ابتلاء کی تاریکیاں تھیں۔ جو لوگوں کو اس کی موت سے پیش آئیں۔ اور ایسے سخت ابتلاء میں پڑ گئے۔ جو ظلمات کی طرح تھے۔ اور آیت کریمہ واذا اظلم علیہم قاموا کے مصداق ہو گئے۔ اور الہامی عبارت میں جیسا کہ ظلمت کے بعد رعد اور روشنی کا ذکر ہے۔ یعنی جیسا کہ اس عبارت کی ترتیب بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پسر متوفی کے قدم اٹھانے کے بعد ظلمت آئے گی۔ اور پھر رعد اور برق اسی ترتیب کے رو سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا۔ یعنے پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی۔ اور پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے۔ اور جس طرح ظلمت ظہور میں آئی گی۔ اسی طرح یقیناً جاننا چاہیئے۔ کہ وہ رعد اور روشنی بھی ظہور میں آ جائیگی۔ جس کا وعدہ دیا گیا ہے . . . . اب اگر ہمارے موافقین ومخالفین اسی الہام کے مضمون پر غور کریں۔ اور دقت نظر سے دیکھیں۔ تو یہی ظاہر کر رہا ہے۔ کہ اس ظلمت کے آنے کا پہلے سے جناب الہٰی میں ارادہ ہو چکا تھا۔ جو بذریعہ الہام بتلایا گیا۔ اور صاف ظاہر کیا گیا۔ کہ ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے کے قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنے اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو موت سے مراد ہے۔ ان کا آنا ضرور ہے۔ سو اے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو۔ اور خوشی سے اچھلو۔ کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔" (سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۵ تا صفحہ ۱۷)

اس تمام عبارت میں جو الہامی تعیین کی گئی ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد جو "اب" پیدا ہو۔ وہی مصلح موعود ہے۔ اس الہامی تعیین کی رو سے بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ہی مصلح موعود ہیں۔ کیونکہ مندرجہ بالا عبارت کے چالیس دن بعد حضور کی پیدائش ہوئی:۔

دلیل چہارم

پچھلے حصہ مضمون میں میں یہ ثابت کر چکا ہوں۔ "مصلح موعود" کا ایک نام "محمود" بھی ہے (دیکھو سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۷) اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نام محمود رکھا۔ یہ بھی گزر چکا۔ کہ جس وقت حضور نے یہ نام رکھا اس وقت یہ تسمیہ "بطور تفاول" تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرمایا تھا۔ کہ "کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔" کیا حضور نے اس کے بعد کبھی تحریر فرمایا کہ دراصل جس لڑکے کا نام محمود احمد ہونا چاہیئے تھا۔ وہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونے والا لڑکا نہیں ہے؟

یا کیا حضور نے بعد میں کسی اور لڑکے کا نام "محمود احمد" رکھا؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ حضور نے اس کے بعد اپنی متعدد تحریرات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو "محمود" والی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا۔ بلکہ ایک جگہ تو حضور نے یہاں تک تحریر فرما دیا ہے کہ یہ نام جو محمود احمد رکھا گیا۔ اس کی تصدیق بذریعہ رؤیا حضور کو ہو گئی تھی چنانچہ فرماتے ہیں:-

"مجھے اللہ تعالے نے ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ چنانچہ قبل ولادت بذریعہ اشتہار کے وہ پیشگوئی شائع ہوئی۔ پھر اس کے بعد وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بھی رؤیا کے مطابق محمود احمد رکھا گیا۔ اور یہ پہلا لڑکا ہے جو سب سے بڑا ہے" (نزول المسیح صفحہ ۱۹۲)

اس عبارت میں "وہ لڑکا" اور رؤیا کے مطابق کے الفاظ قابل غور ہیں۔ کیونکہ اگر رؤیا کے مطابق "سے مراد اس لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے کا کوئی رؤیا ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ حضور کی پوزیشن نزول المسیح کی عبارت لکھتے وقت اس ضمن میں بعینہ وہی تھی۔ جو ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو اس لڑکے کی پیدائش کے دن تھی۔ تو اندریں صورت حضور کو "وہ لڑکا" کی بجائے "ایک لڑکا لکھنا چاہیئے تھا۔ جیسا کہ حضور نے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو اشتہار تکمیل تبلیغ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیدائش کے دن تحریر فرمایا تھا:-

"خدائے عزوجل نے ... اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ر جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی"۔ (حاشیہ اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ر جون ۱۸۸۹ء)

اب اس عبارت میں دیکھ لیں۔ کہ صاف طور پر اس لڑکے کو "ایک لڑکا" قرار دیا ہے "وہ لڑکا" نہیں کہا۔ کیونکہ ابھی تک "کامل انکشاف" نہ ہوا تھا۔ لیکن نزول المسیح کی عبارت میں یہ نہیں فرماتے کہ "ہمارے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے"۔ بلکہ فرماتے ہیں۔ کہ وہ "لڑکا" پیدا ہو گیا۔ ۱۲ر جون ۱۸۸۹ء والے اشتہار میں فرماتے ہیں "اس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر محمود رکھا گیا"۔ لیکن نزول المسیح کی عبارت میں یہ نہیں فرماتے۔ بلکہ فرماتے ہیں۔ کہ "رؤیا کے مطابق اس کا نام محمود احمد رکھا گیا"۔

پس دونوں عبارتوں میں یہ بیّن امتیاز بتاتا ہے کہ اشتہار ۱۲ر جون ۱۸۸۹ء کی عبارت "کامل انکشاف" اور "رؤیا" سے پہلے کی ہے۔ اور نزول المسیح والی عبارت "کامل انکشاف" اور "رؤیا" کے بعد کی ہے۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مصلح موعود ہونا اجتہاد نہیں۔ بلکہ الہامی تعیین کی بنا پر ہے۔

لجنات اماء اللہ سے ضروری گذارش

"مصباح" جو جماعت احمدیہ کی خواتین کا واحد اخبار ہے اس کی توسیع اشاعت کیلئے نصرت گرلز سکول کی ان طالبات نے جو دینیات کلاس میں تعلیم پاتی ہیں۔ ایک سوسائٹی قائم کی ہے جس کی صدر محترمہ استانی امۃ الرحمن صاحبہ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب سکرٹری محترمہ امۃ السلام صاحبہ اختر اور اسسٹنٹ سکرٹری سیدہ امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ ہیں۔

اس سوسائٹی کو قائم ہوئے اگرچہ چند دن ہی ہوئے ہیں مگر اس کی ممبرات نے مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل معلم نصرت [2] گرلز سکول کی زیر نگرانی نہایت سرگرمی اور جوش سے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ بیرونی جماعتوں کی خواتین سے بھی درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں ایسی سوسائٹی قائم کریں۔ اور اس کے فرائض میں مصباح کیلئے خریدار مہیا کرنا داخل کریں۔ اور اس کی کارگذاری کے متعلق ماہوار رپورٹ دفتر مصباح [illegible]

آہ خان بہادر محمد علی خان صاحب

اخبار "الفضل" ۱۶ر جون کے ذریعہ خان بہادر محمد علی خان صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر دل کو از حد صدمہ پہنچا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

یوں تو دنیا میں جو پیدا ہوا اسے مرنا ہے مگر ان وجودوں کی جدائی پر جو کسی نہ کسی رنگ میں جماعت میں اپنی جانی و مالی قربانیوں کی وجہ سے اعلےٰ مقام پر قائم ہوئے۔ جو تکلیف دل کو پہنچتی ہے۔ اس کا اندازہ صرف خداوند تعالےٰ کو ہی ہے۔

خان بہادر صاحب مرحوم ان فرزندان احمدیت میں سے تھے جنہوں نے احمدیت کے لئے سب کچھ قربان کیا۔ طرح طرح کے مصائب اپنے اور بیگانوں کے ہاتھوں اٹھائے مگر احمدیت کے دامن سے ایسے وابستہ ہوئے کہ مرتے دم تک اس کو نہ چھوڑا۔

خان بہادر صاحب مرحوم کوہاٹ کے ایک اعلےٰ رئیس افغان خاندان بنگش کے قابل و ذی عزت فرزند تھے۔ صوبہ سرحد میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدہ پر فائز تھے۔ اور چند سال ہوئے کہ پنشن لے کر اپنے آقا کے مبارک نام پر بسائے ہوئے گاؤں احمد نگر ضلع کوہاٹ میں مقیم تھے۔ مرحوم جب پنشن حاصل کرکے آئے۔ اُس وقت خاکسار کوہاٹ میں سیکرٹری مال تھا۔

سلسلہ کے امور میں مشورہ لینے حساب دکھاتے اور یوں بھی اتوار کے روز ان کی صحبت سے مستفیض ہونے کیلئے میں اکثر احباب کے ہمراہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتا مرحوم ہمیشہ زیادہ دیر ٹھہرنے کو کہتے اور فرماتے۔ میں نے دنیا میں ہر قسم کی سوسائٹیاں دیکھی ہیں۔ مگر مجھے جو لطف اور خوشی احمدی احباب کی مجلس میں حاصل ہوتی ہے۔ وہ کہیں نہیں ہوتی۔ ہم معذرت کرتے کہ ہمیں ایک دو دن ہفتہ میں رخصت کا موقع ملتا ہے۔ جس میں کئی اور کام بھی کرنے ہوتے ہیں۔ مگر آپ ضرور ٹھہراتے اور دوران گفتگو میں اکثر فرمایا کرتے۔ کہ احمد نگر کی ایک ایک اینٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صداقت کا نشان ہے۔

آپ کو قبول احمدیت کے لئے بہت تکالیف اپنے والد کی طرف سے دی گئیں۔ جو آپ نے کمال حوصلہ کے ساتھ برداشت کیں۔ اور اللہ تعالےٰ پر توکل رکھتے ہوئے ان کا مقابلہ کیا۔ آپ کے والد صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بھی آپ کے سمجھانے کیلئے بلا بھیجا تھا۔

آپ باوجود اعلےٰ عہدہ پر فائز ہوتے اور اعلےٰ خاندان سے تعلق رکھنے کے ہمیشہ منکسر المزاج تھے۔ اور کوئی احمدی خواہ کتنی معمولی حیثیت کا کیوں نہ ہوتا آپ ہمیشہ اس کو دیکھ کر خوش ہوتے آپ موصی تھے۔ اور باقاعدہ حصہ آمد ادا کرتے تھے۔ اور تحریک جدید میں ایک نمایاں حصہ لیتے تھے آپ کی ایک خاص یادگار مسجد احمدیہ کوہاٹ ہے۔ جس کی تعمیر کے لئے آپ نے اپنی زمین دی اور ایک متوفی لڑکی کے زیور فروخت کرکے روپیہ مہیا کیا۔ اور تعمیر کے لئے ایک کثیر رقم نقد بھی عطا کی۔

گردونواح اور افغانستان کے اکثر مفلوک الحال لوگ آپ سے مدد حاصل کرنے کے لئے آتے۔ اور آپ نہایت خندہ پیشانی سے ان کی مدد کرتے اور سالانہ جلسہ کے موقع پر اکثر احباب کو اپنے خرچ پر قادیان بھیجتے۔

آپ نہایت ہی مخلص اور ان بزرگ ہستیوں میں سے تھے۔ جنہوں نے صوبہ سرحد میں اپنا سب کچھ نثار کرکے احمدیت کی بنیاد رکھی۔ اللہ تعالےٰ کی ہزار ہزار رحمتیں ہوں آپ کے وجود پر آپ کی نرینہ اولاد میں سے صرف ایک لڑکا ظہور احمد خان سلمہ اللہ تعالےٰ ہے۔ خداوند کریم اسے عمر دراز بخشے۔ اور احمدیت میں اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا

فقہی سوالات کے جواب

حائضہ قرآن کریم کو نہیں چھو سکتی

ایک دوست نے بعض مسائل کے متعلق دریافت کیا ہے۔ اور خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ ان کے جواب بذریعہ اخبار شائع کئے جائیں۔ اس لئے ان سوالات کے جواب تحریر کئے جاتے ہیں۔

سوال ۱:۔ حائضہ عورت ان ایام میں قرآن کریم کو چھو سکتی ہے یا نہیں نیز ان ایام میں وہ تعلّم و تعلیم قرآن کا کام کر سکتی ہے یا نہیں۔

جواب :۔ ۱۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون کہ قرآن مجید کو پاکیزہ انسان ہی چھوئے اس آیت کریمہ کے جہاں یہ معنی ہیں۔ کہ اس مقدس و مطہر کتاب کے معانی اور مطالب پاکیزہ انسانوں پر منکشف ہوتے ہیں وہاں ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اسے مطہر یعنی پاکیزہ ہونے کی حالت میں چھوا جائے۔

۲۔ بخاری شریف میں ایک باب ہے۔ قراءۃ الرجل فی حجر امرأتہ وھی حائض۔ وکان ابو وائل یرسل خادمہ وھی حائض الی ابی رزین فتاتیہ بالمصحف فتمسکہ بعلاقتہ۔ کہ مرد کا اپنی بیوی کی گود میں سر رکھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرنا اس حالت میں کہ وہ حائضہ ہو۔ اور ابو وائل اپنی خادمہ کو حائضہ ہونے کی حالت میں ابو رزین کی طرف قرآن مجید لانے کے لئے بھیجتے۔ جسے وہ جزدان کی رسی سے پکڑ کر لاتی۔ یعنی قرآن مجید کو چھوتی نہ تھی۔

اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتکئ فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے تکیہ لگائے ہوئے قرآن مجید پڑھتے اور میں حائضہ ہوتی تھی۔ (بخاری شریف جلد ۲ کتاب الحیض)

اس سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت قرآن مجید کی تلاوت نہیں کر سکتی اور نہ ہی اسے چھو سکتی ہے۔

(۲) عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقرأ الحائض و لا النفساء من القرآن شیئاً (دارقطنی) حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حائضہ اور نفاس والی عورت قرآن مجید کا کوئی حصہ نہ پڑھے۔

۳۔ قرآن مجید اور احادیث کے بعد تیسری چیز فقہ ہے۔ جس سے ایسے مسائل کی تحقیق کی جاتی ہے۔ اور اس میں فقہ حنفی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے "ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالفِ قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ قرآن میں اور نہ سنت میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں۔ کیونکہ اس فرقہ کی کثرت ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے۔ تو اس صورت میں علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں" حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر فقہ حنفیہ سے اس مسئلہ کے متعلق یہ جواب ہے کہ ولیس للحائض والجنب والنفساء قراءۃ القرآن ولیس لھم مس المصحف الا بغلافہ لقولہ علیہ السلام لا یمس القرآن الا طاھر۔ کہ حائضہ اور جنبی اور نفاس والی عورت (وہ عورت جو بحالت زچگی ہو اور خون جاری ہو) کے لئے قرآن مجید کا پڑھنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی وہ قرآن مجید کو چھوئے ہاں اس کے اوپر کے غلاف سے پکڑ سکتی ہے۔ (ہدایہ جلد اول باب الحیض)

۴۔ ولا تقرأ القرآن لجنب ونفساء ... والمعلمۃ اذا حاضت فعند الکرخی تعلم کلمۃ کلمۃ "وتقطع بین الکلمتین وعند الطحاوی نصف آیۃ وتقطع ثم تعلّم النصف الآخر۔ ولا تقرأ ولا تمس ھؤلاء ای الحائض والجنب والنفساء الا بغلاف متجاف۔ کہ جنبی شخص اور نفاس والی عورتیں قرآن مجید نہ پڑھیں۔ اور معلمہ عورت جب حیض کی حالت میں ہو تو کرخی رحمۃ اللہ کے نزدیک ایک ایک کلمہ پڑھائیں اور طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ کہ وہ نصف آیت پڑھائیں اس کے بعد اسے قطع کر کے پھر دوسری نصف آیت پڑھائیں۔ یعنی پوری آیت نہ پڑھیں۔ اور حائضہ۔ جنبی اور نفاس والی عورتیں نہ قرآن مجید کو پڑھیں اور نہ ہی چھوئیں۔ اگر پکڑنا ضروری ہو تو اس کے غلاف کے کپڑے سے پکڑیں۔ (شرح الوقایہ جلد اول کتاب الطہارۃ)

ان حوالجات کی رو سے یہ ثابت ہوا۔ کہ حائضہ عورت ان ایام میں قرآن مجید چھو نہیں سکتی۔ اور نہ ہی اس کی تلاوت کر سکتی ہے۔ اور معلمہ عورت زبانی طور پر لڑکیوں کو اس کا ترجمہ یا الفاظ بتا دے۔ پوری آیات کی تلاوت نہ کرے۔

نفاس کی عدت

سوال ۲:۔ ایک عورت بچہ جننے کے دن سے کتنے دنوں کے بعد نماز شروع کر سکتی ہے۔ آیا اس کے لئے شریعت غراء نے میعاد مقرر کی ہے یا علامات مقرر کی ہیں۔ نیز ان زچگی کے ایام میں جب کہ وہ نماز ادا نہیں کر سکتی۔ قرآن کریم کو ہاتھ میں لے سکتی ہے یا نہیں۔ نیز وہ سلسلہ تعلم و تعلیم قرآن بھی کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب (۱) زچگی کے ایام میں قرآن کو ہاتھ میں لینا۔ یا اس کی تلاوت کرنا ممنوع ہے۔ اور اس کے متعلق وہی حکم ہے۔ جو حائضہ عورت کے متعلق اوپر درج ہو چکا ہے۔ ایسا ہی تعلیم قرآن کے متعلق بھی وہی حکم ہے۔ فقہ کی کتب میں اس کے متعلق تشریح کر دی گئی ہے۔ کہ "قد وقع الاجماع من العلماء ان النفاس کالحیض فی جمیل مایحل ویحرم۔ یعنی علماء کا اس بارہ میں اتفاق ہے۔ کہ نفاس کی حلت و حرمت کے وہی احکام ہیں۔ جو حیض سے متعلق ہیں۔ (ب) نفاس والی عورت کے لئے نماز پڑھنے کی میعاد شریعت اسلامی نے جو مقرر کی ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس کی اکثر میعاد چالیس دن ہیں۔ اگر اس کے بعد بھی خون جاری رہے تو یہ استحاضہ یعنی ایک بیماری ہوگی نفاس نہ ہوگا۔ اور پھر وہ نماز ادا کر سکتی ہے۔ اگر چالیس دن سے پہلے ہی عورت میں طہر کی علامات پیدا ہو جائیں تو پھر اس وقت وہ نماز ادا کرے گی۔ چنانچہ حدیث شریف میں اس کے متعلق بیان ہے۔

عن ام سلمۃ قالت کانت النفساء تجلس علیٰ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعین یوماً (مسلم) حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نفاس والی عورتیں چالیس دن تک اس کے لئے بیٹھی تھیں یعنی نماز نہ پڑھتی تھیں۔

حضرت ابو الدردا رض اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچہ جننے والی عورتیں چالیس دن تک انتظار کریں یعنی نماز ادا نہ کریں سوائے اس کے کہ وہ اس سے قبل پاک و صاف ہو جائیں۔ اور اگر چالیس دن پورے ہو جائیں اور طہر نہ ہو تو پھر وہ نہائیں

خاکسار :۔ ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل (قادیان)

مہاراجہ صاحب بہادر والئے پٹیالہ کا منصفانہ اعلان

چند دن ہوئے موقر جریدہ "الفضل" میں حضور مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ کا فرمان شاہی شائع ہوا بحیثیت ایک ریاستی باشندہ ہونے کے مجھے اس اعلان سے بہت خوشی ہوئی ہے اس سے پہلے ریاست پٹیالہ کی تاریخ میں کوئی ایسا اعلان کسی مہاراجہ کی طرف سے رعایا کے نام شائع نہیں کیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ فرمانروائے پٹیالہ نے حکومت کے نظریہ میں خوشگوار تبدیلی پیدا کی ہے۔ اس اعلان میں دو باتیں خاص طور پر توجہ کے لائق ہیں۔ اول یہ کہ ملازمان ریاست کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ملازمان رعایا سمجھیں۔ اور ان کا عمل اس ہدایت کے مطابق ہو۔ دوسرے یہ کہ ملازمانِ ریاست میں سے اگر آئندہ کوئی تعصب اور فرقہ پرستی کا مرتکب ہوگا۔ تو اسے قطع نظر اس کی حیثیت یا رتبہ کے فوراً موقوف کر دیا جائیگا مجھے اس لئے بھی خوشی ہوئی کہ جو بات میں نے آج سے اڑھائی سال قبل اپنی ایک عرضداشت بحضور سابق مہاراجہ صاحب بہادر میں کہی تھی۔ اسے موجودہ مہاراجہ بہادر نے قبول فرما لیا ہے۔ میرے الفاظ یہ تھے کہ:۔

"دورِ حاضرہ میں یہ امر ہر حکومت کا جاذب نظر ہو رہا ہے۔ کہ کسی ملک کے اندرونی امن وامان کا قیام وہاں کی رعایا کی سود و بہبود میں مضمر ہے۔ اور وہ شخص جو ملک کے اندر فرقہ وارانہ فساد بے چینی یا اضطراب کے بواعث پیدا کرتا ہے۔ حکومت کا غدار اور مجرم کہلانے کا مستحق ہے۔ اسی طرح حکومت کے وہ افسران جو عمداً ایک قوم کی حق تلفی کر کے اس قوم کے اندر اضطراب یا بے چینی پیدا کرتے اور اس قوم کو کسی غلط راہ چلنے پر مجبور کرتے ہیں۔ وہ بھی دراصل حکومت کے غدار اور مجرم تصور کئے جانے کے لائق ہیں۔ کیونکہ اس غلط راہ پر چلنے کا باعث اس قوم کی اپنی خواہش نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ باعث امر مجبوری وہ ایسا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور اس قوم کے افراد کا وہ فعل دوسروں کے اکسانے یا کچوکہ دینے پر سرزد ہوتا ہے۔ اس سے ایسی حرکات کی علت العلل بھی دراصل وہی لوگ سمجھے جانے چاہئیں۔ جو حکومت کی باگڈور اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کسی قوم کی حق تلفی کر کے اس کو غلط راہ پر چلاتے ہیں"۔

جس امر کی طرف مذکورہ بالا امر کا ہی اعلان میں خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ وہ آج کل ہندو مسلم سوال کی صورت میں رعایائے پٹیالہ کے قلوب میں ناخوشگوار طور پر جاگزیں ہو رہا ہے۔ ریاست کی رعایا کا ایک حصہ حکومت کے چھوٹے بڑے عہدوں پر قابض ہے۔ اور دوسرا اپنے حق سے محروم۔ مزید براں اس سے سلوک بھی ناواجب کیا جاتا ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر موخر الذکر حصہ اول الذکر افراد ریاست یا بہ الفاظ دیگر عمال حکومت سے متنفر ہے۔

اس اعلان میں اس صورت حالات کو تسلیم کرتے ہوئے اسے تبدیل کرنے کا ارشاد ہوا ہے۔ مگر صرف چند ملازمتوں کا مسلمانوں کو مل جانا کوئی خاص تبدیلی کا باعث نہیں بن سکتا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس بارے میں کوئی اصل قائم نہیں کیا گیا۔ اب اگر چند ملازمتیں مسلمانوں کو زیادہ دیدی جائیں۔ تو وہ کون سے اصل کے ماتحت ان پر ہمیشہ قابض رہ سکتے ہیں۔ پھر ادنٰے اور اعلٰے عہدوں کا سوال ہو سکتا ہے۔ اعلان شاہی میں اس کے متعلق کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اگر چند کلرکیاں مسلمانوں کو دیدی جائیں۔ ایسے مسلمان بھی دوسروں کے رحم پر ہوں گے۔ ان کی ترقی تبادلہ معطلی۔ موقوفی دوسروں کے اختیار میں ہوگی۔

اعلان میں لکھا ہے کہ:۔ "ملازمانِ ریاست ملازمان رعایا ہیں۔ اور ان کا عمل بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے"۔ مگر سوال یہ ہے کہ ملازمانِ ریاست ملازمانِ رعایا کیسے ہوئے۔ جب رعایا ان پر کسی جہت یا نوعیت سے نگران نہیں۔ رعایا کی نگرانی تو تب ہی ہو سکتی ہے۔ جبکہ رعایا کے نمائندے لیجس لیٹو اور اگزیکٹو کونسلوں میں ہوں۔ تاکہ ایک باڈی رعایا کی ضروریات کے مطابق قوانین وضع کرے۔ اور دوسری اس پر عمل کرائے تاوقتیکہ رعایا کی نمائندہ کونسلیں وجود میں نہیں آتیں اس قسم کے اعلانات شرمندہ معنی نہیں ہو سکتے۔

بہرحال رعایا پٹیالہ اگر کوشش کرے تو اس اعلان سے بھی ایک حد تک فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ اس سے قبل جب کبھی اس نے کوشش کی ارکان حکومت کے کان پر یا تو جوں تک نہیں رینگی۔ یا اس قسم کا جواب دیکر خاموش کر دیا گیا کہ "بعد دریافت حالات ہمیں اطمینان ہو چکا ہے۔ کہ ہماری ریاست میں اس زرین اصول کو کبھی نظرانداز نہیں کیا گیا"۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے۔ وہ اسی پر قناعت کریں۔ اس سے زیادہ کے وہ ہرگز مستحق نہیں۔ مگر نئے اعلان میں یہ پالیسی ظاہر کی گئی ہے۔ کہ:۔

حضور مابدولت جملہ اہلکاران سے توقع کرتے ہیں۔ اور انہیں ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ وہ مکمل پڑتال اور باخبر نگرانی سے اپنا اطمینان کریں۔ کہ ہر جماعت اور ہر فرقہ کو متناسب حصہ ملازمت ہر محکمہ ریاست میں حاصل ہے۔ اگر اس بارے میں کوئی نمایاں تفاوت موجود ہو۔ تو اس کو جلد اور عملی طریق پر رفع کریں۔۔۔۔ ہم اس امر پر نہایت اصرار کرتے ہیں۔ کہ سب کے ساتھ مساوی سلوک کیا جائے۔

ان دونوں اعلانوں میں بہت بڑا تفاوت ہے۔ اور اگر رعایائے پٹیالہ میں اپنا نفع نقصان سوچنے کی اہلیت ہے تو وہ اس اعلان سے بہت فائدہ اٹھا سکتی ہے۔

ایک اور بات قابل ذکر ہے۔ اعلان میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"حضور مابدولت چاہتے ہیں۔ کہ اس اہم معاملہ کے متعلق ہمارے وزیراعظم حضور اینجانب کو پوری طرح باخبر رکھیں"۔

لیکن اگر اس کی بجائے یہ صورت ہو تو جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ بہت زیادہ مفید اور موزوں ہوگا۔ کہ تینوں قوم کے افراد پر مشتمل ایک بورڈ ہو۔ جو گزیٹڈ نان گزیٹڈ اور ادنٰے ملازمتوں کی علیحدہ علیحدہ رپورٹ پیش کرے پھر مسلمانوں کو ایک کمیٹی بنا لینی چاہیئے جو اس کام میں حکومت کی امداد کرے آئینی ذرائع کے استعمال سے کوئی مانع نہیں ہے۔ اور اب تو اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے

(خاکسار امیر عالم پٹیالوی)

تقرر عہدیداران جماعت نسووالی ضلع گجرات

عہدہ	نام	عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	چوہدری سردار خانصاحب	امین	میاں محمد حسین صاحب
سکرٹری مال	مرزا بہادر بیگ صاحب	محاسب	چوہدری اللہ دتا صاحب
ر تبلیغ	چوہدری پیر محمد صاحب	امام الصلوٰۃ	مرزا بہادر بیگ صاحب
ر امور عامہ	چوہدری رحمت خانصاحب	قائم مقام ر	میاں رکن الدین صاحب

(ناظر اعلٰے)

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کیلئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ لیگوس (افریقہ) کا ایک اہم مقدمہ مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالٰے اسمیں جماعت احمدیہ کو کامیابی عطا [illegible]

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۲۶۲۹ شیخ محمد احمد صاحب
۱۲۶۳۶ محمد عطاء الرحمن صاحب
۱۲۶۴۵ مولوی عبداللطیف صاحب
۱۲۶۴۹ چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۲۶۵۶ سید مہدی حسن صاحب
۱۲۶۶۵ محمود علی صاحب
۱۲۶۷۸ ایم اے ڈبلیو خان صاحب
۱۲۶۷۹ محمد یوسف خان صاحب
۱۲۶۸۷ محمد عبداللہ صاحب
۱۲۶۹۳ مرزا محمد حسین صاحب
۱۲۷۲۱ محمد الدین صاحب
۱۲۷۴۲ شیخ برکت اللہ صاحب
۱۲۷۴۵ غلام محمد صاحب
۱۲۷۵۲ قاضی محمود احمد صاحب
۱۲۷۵۳ حکیم محمد جمیل صاحب
۱۲۷۵۷ ملک خدا بخش صاحب
۱۲۷۵۹ چوہدری عبدالاحد صاحب
۱۲۷۸۱ خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۹۰ مخدوم نذیر احمد صاحب
۱۲۷۹۶ ملک محمد سعید صاحب
۱۲۸۰۴ بابو شمس الدین صاحب
۱۲۸۰۸ محمد احمد خان صاحب
۱۲۸۰۹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۸۱۲ مستر عبداللہ صاحب
۱۲۸۱۸ مرزا منور احمد صاحب
۱۲۸۳۷ میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۴۱ غلام محمد صاحب اختر
۱۲۸۴۳ حاجی غلام حسین صاحب
۱۲۸۴۵ محمد نذیر احمد صاحب
۱۲۸۴۸ غلام قادر صاحب
۱۲۸۶۵ چوہدری امام الدین صاحب
۱۲۸۹۳ چوہدری رحمت علی صاحب
۱۲۸۹۴ ظفر حسن مولا بخش صاحب
۱۲۸۹۷ ملک فضل خالق صاحب
۱۲۹۲۰ ملک غلام نبی صاحب
۱۲۹۲۶ چوہدری عبداللہ خان صاحب
۱۲۹۳۲ اکبر خان صاحب
۱۲۹۵۷ چوہدری محمد یوسف صاحب
۱۲۱۹۶ شیخ مشتاق احمد صاحب

۱۳۰۰۸ عبدالسلام صاحب
۱۳۰۱۳ نصیر الحق صاحب
۱۳۰۱۶ قریشی عبدالمجید صاحب
۱۳۰۲۲ غلام علی صاحب
۱۳۰۲۳ شیخ محمد ارجمند خان صاحب
۱۳۰۳۱ مولوی نور محمد صاحب
۱۳۰۳۳ بیگم ڈاکٹر شفیع احمد صاحب
۱۳۰۵۹ حافظ محمد اسحٰق صاحب
۱۳۰۷۷ مولا داد خان صاحب
۱۳۰۷۸ انجمن احمدیہ بھیسیاں
۱۳۰۸۵ مستری غلام قادر صاحب
۱۴۰۳۰ سید حیدر شاہ صاحب
۱۴۰۵۴ رانا فیض بخش صاحب
۱۴۰۶۲ بابو عبدالعزیز صاحب
۱۴۰۶۷ شیخ محمد عنایت اللہ صاحب
۱۴۰۷۰ عبدالغنی صاحب
۱۴۰۷۲ چوہدری نذیر احمد خان صاحب
۱۴۰۷۴ خواجہ ظہور الدین صاحب
۱۴۰۸۷ مولوی ولی محمد صاحب
۱۴۰۹۹ بابو عبدالغفور صاحب
۱۴۱۰۲ ماسٹر شاہ محمد صاحب
۱۴۱۰۳ بابو غلام قادر صاحب
۱۴۱۱۵ ڈاکٹر سید بشیر احمد شاہ صاحب
۱۴۱۱۶ ایس اے حی خان صاحب
۱۴۱۲۱ محمود حسن خان صاحب
۱۴۱۳۵ سیکرٹری تبلیغ
۱۴۱۵۶ شیخ دوست محمد صاحب
۱۴۱۶۰ مینیجر پنجاب ایجوکیشنل
۱۴۱۶۳ بابو محمد عمر صاحب
۱۴۱۷۰ حافظ عبدالکریم صاحب
۱۴۱۷۷ شیخ محمد عبداللہ صاحب
۱۴۱۸۶ ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب
۱۴۱۹۹ محمد رفیق صاحب
۱۴۲۰۷ چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۴۲۰۹ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۲۱۰ محمد عارف زمان صاحب
۱۴۲۱۸ عزیز الدین احمد صاحب
۱۴۲۲۰ شیخ عبدالحق صاحب
۱۴۲۲۱ علی شیر صاحب

۱۴۲۲۲ شیخ محمد صدیق صاحب
۱۴۲۲۳ قاضی احمد خان صاحب
۱۴۲۲۴ شیخ محمد لطیف صاحب
۱۴۲۴۷ خانصاحب عبدالحمید خان صاحب
۱۴۲۵۱ عنایت اللہ صاحب
۱۴۲۵۳ میسرز احمدی اینڈ کو
۱۴۲۵۷ سید منصور احمد صاحب
۱۴۲۶۲ ایم فتح محمد صاحب
۱۴۲۶۷ منشی رحمت خان صاحب
۱۴۲۷۷ ڈاکٹر فرزند علی صاحب
۱۴۲۷۹ سید ظل الرحمن صاحب
۱۴۲۸۱ چوہدری میاں خان صاحب
۱۴۲۸۵ " رحمت خان صاحب
۱۴۲۸۹ صلاح الدین صاحب
۱۴۲۹۱ محمد افضل خان صاحب
۱۴۲۹۲ مستری چراغ دین صاحب
۱۴۳۰۳ چوہدری عبدالرشید صاحب
۱۴۳۱۰ عبدالحکیم صاحب
۱۴۳۱۱ دی انجمن احمدیہ
۱۴۳۱۲ منشی فتح محمد صاحب
۱۴۳۱۶ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۳۲۷ میاں سراج الدین صاحب
۱۴۳۵۶ برکت علی صاحب
۱۴۳۵۸ شیخ منور احمد صاحب
۱۴۳۹۱ مولا بخش صاحب
۱۴۳۹۵ محمد جی صاحب
۱۴۴۰۱ مولوی محمد محبوب صاحب
۱۴۴۲۳ محمد احمد خان صاحب
۱۴۴۲۶ نبی بخش صاحب
۱۴۴۳۰ سید فیاض الدین صاحب
۱۴۴۳۴ سید مسعود احمد صاحب
۱۴۴۳۶ سید رحمت علی شاہ صاحب
۱۴۴۴۸ میسور ممتاز فیکٹری
۱۴۴۵۵ چوہدری فضل کریم صاحب
۱۴۴۶۱ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۴۴۶۶ چوہدری غلام اللہ صاحب
۱۴۴۶۷ غلام علی صاحب
۱۴۴۶۹ ایم اسمٰعیل صاحب

۱۴۴۷۰ حکیم شیر محمد صاحب
۱۴۴۷۷ ماسٹر خیر الدین صاحب
۱۴۴۷۸ سید فتح علی شاہ صاحب
۱۴۴۸۶ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۴۴۸۷ شیر محمد صاحب
۱۴۴۸۹ چوہدری فیض احمد صاحب
۱۴۵۰۴ آنریبل چوہدری محمد الدین صاحب

۱۴۵۰۹ کیپٹن عطاء اللہ صاحب
۱۴۵۱۴ احمد جان صاحب
۱۴۵۱۹ عبدالرحمن صاحب
۱۴۵۲۰ جامع مسجد احمدیہ
۱۴۵۲۱ مولوی محمد احمد صاحب
۱۴۵۲۲ چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۴۵۲۴ عبدالسلام صاحب

۱۴۵۲۶ چوہدری فضل احمد صاحب
۱۴۵۲۷ ملک صفدر علی صاحب
۱۴۵۳۲ اکبر محمود صاحب
۱۴۵۳۶ لالہ گلیانداس صاحب
۱۴۵۳۷ حکیم عبدالجلیل صاحب
۱۴۵۳۸ عبدالرشید صاحب
۱۴۵۴۰ بشیر احمد خان صاحب
۱۴۵۴۱ عبدالکریم صاحب

وصیتیں

منکہ غلام فاطمہ زوجہ مستری محمد الدین صاحب قوم سیام عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن محلہ دارالسعۃ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۵-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر جائیداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی - (۳) اس وقت میری جائیداد جو مہر قابل وصول از خاوندم اور کسی قدر زیور پر مشتمل ہے ایک صد روپیہ مالیت کی ہے - (۴) آئندہ اگر کوئی مجھے کسی ذریعہ سے آمد ہو تو اس کا بھی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی -

الامتہ :- غلام فاطمہ گواہ شد مستری محمد الدین خاوند موصیہ - گواہ شد شیخ محمد حسین صدیقی

منکہ شیخ طالب حسین صدیقی ولد شیخ عبد العزیز صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۵-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائیداد کوئی نہیں ہے - ماہوار آمد دس روپیہ ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو - اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

العبد :- شیخ طالب حسین صدیقی
گواہ شد :- شیخ محمد حسین صدیقی
گواہ شد
مستری محمد الدین دار السعۃ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ٹوکیو ۲ر جولائی۔ چین اور جاپان کی جنگ پورے زوروں پر ہے چینی پوری قوت کے ساتھ جاپانیوں کو پسپا کر رہے ہیں۔ جاپانی فوج ہنکاؤ کی طرف بڑھ رہی ہے جاپانیوں کے طیاروں نے بومٹ پر بمباری کر کے بہت کچھ جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ شمال میں پکین کے قریب چینی لاکھوں کی تعداد میں جمع ہو رہے ہیں اور جاپانیوں کو تنگ کر رہے ہیں سفیر فرانس متعینہ ٹوکیو نے وزیر خارجہ جاپان سے مل کر اس خبر کی تردید کی ہے کہ فرانس چین کو سامان حرب پہنچا رہا ہے

کلکتہ یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے گاندھی جی کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس وار دہا میں وہ خط و کتابت پیش کریں گے جو انہوں نے بنگال کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق حکومت بنگال سے کی ہے

سیکر یکم جولائی۔ وزیر اعظم جے پور نے اعلان کیا ہے۔ کہ سیکر میں امن قائم رکھنے کے لئے پھر شہر کے باہر پولیس کا پہرہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت احکام نافذ کر دیئے گئے ہیں۔ اور آج سے کرفیو آرڈر کا نفاذ بھی عمل میں لایا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مونٹ آبو میں سمجھوتہ کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ ناکام رہی ہے۔

لنڈن یکم جولائی۔ لارڈ ہیلی فیکس نے دارالعوام میں جمعیتہ اقوام کے متعلق برطانیہ کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں لیگ کی قدر و قیمت کو ہاتھ سے نہیں کھونا چاہئے۔ اس سے ہماری بہت سی مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔ برطانیہ ہر حال میں لیگ کی مدد کرے گا۔

انگورہ یکم جولائی۔ جمہوریہ ترکیہ اپنی فضائی قوت کو مضبوط کرنے میں مصروف ہے۔ گزشتہ سات سال میں ترکوں نے اڑھائی سو بمبار طیارے صرف ان رقموں سے خرید کئے ہیں جو مختلف وقتوں میں کسانوں اور دیہات کے لوگوں نے چندہ جمع کر کے حکومت کو دی تھیں۔ بعض دیہات نے ایک طیارے کی قیمت چندہ جمع کر کے ادا کی اور درخواست کی کہ طیارہ کا نام ان کے گاؤں کے نام پر رکھا جائے۔

رنگون یکم جولائی۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت برطانیہ نے مالیہ میں ۲۷۲۵۱۹۵ روپے کی تخفیف کر دی ہے۔ کیونکہ زمینداروں کو اجناس کی قیمتیں گر جانے سے نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ علاوہ ازیں اضلاع کے حکام نے فصلوں کی تباہی کی وجہ سے بہت سی رقوم مالیہ معاف کر دی ہیں جو رقم اس وقت تک معاف ہوتی ہے۔ وہ ۳۳۱۸۳۵۷۰ روپے کی ہے

پشاور یکم جولائی۔ فرنٹیئر پراونشل لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبروں کے الاؤنس کا بل اطلاع عام کے لئے شائع کر دیا گیا ہے۔ ہر مقامی ممبر کو دس روپے روزانہ الاؤنس دیا جائیگا۔ غیر مقامی ممبروں کو دس روپیہ روزانہ پشاور میں اور ساڑھے بارہ روپے یومیہ پہاڑوں پر دیا جائیگا رہائش اور آمد و رفت کے اخراجات کے لئے الاؤنس قواعد کے ذریعہ مقرر کیا جائے گا۔

لنڈن یکم جولائی۔ حکومت برطانیہ نے فرانس کو ایک احتجاجی یادداشت روانہ کی تھی۔ کہ مفتی اعظم فلسطین پر قیود عائد کی جائیں۔ ڈیلی ٹیلی گراف لکھتا ہے۔ کہ فرانس نے برطانی یادداشت کا جو جواب ارسال کیا ہے وہ نہایت مایوس کن ہے۔ فرانس نے جواب میں لکھا ہے کہ شام دو سال تک انتداب سے آزاد ہونے والا ہے اور مشرق قریب اور افریقہ میں عربوں نے تحریکات آزادی جاری کر رکھی ہیں۔ اگر اس موقعہ پر مفتی اعظم فلسطین کی سرگرمیوں پر قیود عائد کی گئیں تو شام میں بغاوت پھیل جائے گی۔ اس لئے فرانس کے لئے ان سے بگاڑنا مناسب نہیں ہوگا۔ اور نہ حکومت فرانس اس کے لئے تیار ہے

روما یکم جولائی۔ ایک اطالوی اخبار لکھتا ہے کہ فرانسیسی بندرگاہوں سے حکومت ہسپانیہ کو سامان جنگ بھیجا جا رہا ہے۔ اگر اس کی درآمد کو بند نہ کیا گیا تو حکومت اطالیہ بھی کھلم کھلا سامان جنگ باغیوں کی امداد کے لئے روانہ کرنے میں حق بجانب ہوگی۔

ویانا یکم جولائی۔ ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ آسٹریا کے تمام یہودی وکلاء کو جن کی تعداد ۲۷۶ ہے حکم دیا گیا ہے کہ وہ آئندہ وکالت نہیں کر سکتے۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ آسٹریا کی صنعت کو جرمنی نے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے اسلحہ بندی کے پروگرام کو تقویت پہنچانے کے لئے یہ اقدام کیا ہے۔

پیرس یکم جولائی۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ٹرکی اور فرانس کے درمیان ولایت اسکندرونہ کے متعلق جو اختلافات تھے ان سب کا تصفیہ ہو گیا ہے۔ فریقین نے ایک معاہدہ کا مسودہ مرتب کر لیا ہے جس کی نوعیت عسکری ہوگی۔ معاہدہ کا متن انقرہ بھیج دیا گیا ہے وہاں ماہ ستمبر میں اس پر دستخط ہو جائیں گے۔ اس معاہدہ کی رو سے ترک وہاں فرانس کے برابر فوج رکھ سکیں گے اور اندرونی نظم و نسق میں نصف کے حصہ دار ہونگے۔

ٹوکیو یکم جولائی۔ سیلاب کی وجہ سے جو دہشت پھیلی ہوئی ہے اس میں کوئی کمی واقعہ نہیں ہوئی صرف ایک رقبہ میں تعداد اموات ۱۳۵ تک پہنچ چکی ہے۔

لاہور یکم جولائی۔ آج بابا کھڑک سنگھ سکھ لیڈر لاہور سنٹرل جیل سے رہا کر دیئے گئے۔ آپ کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف ہوشیارپور میں باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں ایک سال قید کی سزا گزشتہ نومبر میں دی گئی تھی۔ آپ چار ماہ قبل غیر مشروط طور پر رہا کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) جب سے سپین کی خانہ جنگی شروع ہوئی ہے برطانوی جہازوں پر حملوں کی وجہ سے کم از کم ۴۳ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں ۹ جہاز غرقاب ہو چکے ہیں۔ ۴۳ جہازوں پر بمباری کی گئی۔ اس کے علاوہ باغیوں نے سات برطانوی جہازوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

مدراس ۳۰ر جون۔ گذشتہ دنوں وزیر اعظم مدراس ایک سکول کی عمارت کا افتتاح کرنے گئے تو بعض لوگوں نے ان کے خلاف سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کیا۔ وزیر اعظم مظاہرین کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ وہ کیا چاہتے ہیں مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا

لکھنؤ یکم جولائی۔ عنقریب یوپی گورنمنٹ اپنے تعلیمی پروگرام کو عملی جامہ پہنائے گی اس کی تکمیل کے لئے بجٹ میں سات لاکھ روپیہ منظور کر لیا گیا ہے ۵۷۳ سے زائد ریڈنگ روم اور سات سو کے قریب سفری لائبریریاں قائم کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں ٹیچروں کی تربیت کے لئے ایک ٹریننگ سکول کھولا جائے گا۔ ہر ضلع میں مزید ۲۰ ٹیچر مقرر کئے جائیں گے۔ عورتوں کو پڑھانے کے لئے ہر ضلع میں علیحدہ انتظام کیا جائے گا۔

نئی دہلی یکم جولائی۔ شامی فقیر کو آج صبح چھ افسروں کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز شام بھیجنے کے لئے کراچی بھیج دیا گیا۔ شامی فقیر کے قیام کے متعلق حکام نے پوری رازداری سے کام لیا ہے اور کسی کو اس کے پاس جانے کی اجازت نہیں تھی۔

الہ آباد یکم جولائی۔ وزراء پارلیمنٹری سکرٹریوں اسمبلی کے سپیکر اور کونسل کے پریذیڈنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہاتھ کا بنا ہوا کاغذ استعمال کریں گے گورنمنٹ کے باقی دفاتر ہندوستانی کارخانوں کی بنی ہوئی سٹیشنری استعمال کریں گے گورنر اپنی [illegible] ہندوستانی میں کیا کریگا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی